REGD. No L 5254

29

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

لاہور

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹۷۶

فی پرچہ ۱؍

چندہ سالانہ بیرون پاکستان تیس ۳۰ روپے

چندہ سالانہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲/۱-۲ روپے

جلد ۵/۳۹ | بدھ یکم ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ ۱۰ صلح ۱۳۳۰ ہش ۱۰ جنوری ۱۹۵۱ء | نمبر ۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ جنوری (بذریعہ ڈاک) آج سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت سر میں شدید درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

کل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے الحاج الحسن عطاء صاحب امیر جماعت احمدیہ کماسی اور حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ کے اعزاز میں عصرانہ کا انتظام کیا۔ حضور اقدس نے ازراہِ نوازش اس میں شمولیت فرمائی جس میں محمد خان صاحب عارف نے ایڈریس پیش کیا۔ الحاج الحسن عطاء صاحب اور حافظ قدرت اللہ صاحب کی جوابی تقریروں کے بعد حضور اقدس نے افریقن بھائی کو نصائح فرمائیں۔

لاہور ۹ جنوری۔ نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج دانت کے درد میں قدرے افاقہ ہے لیکن بخار ایک سو ایک کے قریب ہے ضعف کی بھی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

لاہور ۹ جنوری۔ خان صاحب مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب کو کل کی نسبت قدرے افاقہ ہے۔ کھانسی کی شدت کم ہو جانے کے باعث دل پر بھی بوجھ کم ہے۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ایرانی مجلس میں کشمیر کے فوری حل کا مطالبہ

طہران ۹ جنوری۔ پرسوں ایرانی مجلس میں اس امر پر زور دیا گیا کہ اقوام متحدہ کو کشمیر کا مسئلہ جلد سے جلد حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مجلس میں رفیق قیوم المقام نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ مسئلہ بہت اہم ہے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کو جس کا صدر ایک ایرانی باشندہ ہے اس کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے اسے جلد سے جلد حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

لندن کانفرنس میں کشمیر کے متعلق خفیہ مذاکرات کا فیصلہ بحث میں صرف وزراءِ اعظم ہی شریک ہوں گے

لندن ۹ جنوری۔ دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کشمیر کے مسئلہ پر آج رات بحث کر رہے ہیں۔ چونکہ یہ مسئلہ انتہائی نازک ہے۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس کے متعلق تمام مذاکرات کو سردست خفیہ رکھا جائے۔ بات چیت کے وقت وزراء اعظم کے سوا اور کوئی موجود نہ ہوگا۔ سٹار نیوز ایجنسی کا کہنا ہے کہ اس فیصلے سے ظاہر ہوتا ہے کہ دولت مشترکہ کے وزراء اعظم سیاسیات کو پیچ میں لائے بغیر سیدھے سادے طریقے سے پہلے اس امر کا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں کہ آزاد و غیر جانبدارانہ رائے شماری سے قبل ریاست جموں و کشمیر کو فوجوں سے خالی کرایا جائے خیال کیا جاتا ہے کہ وزراء اعظم کا یہ ارادہ ہے کہ پہلے مسٹر لیاقت علی خان اور پنڈت نہرو کو اپنا زاویہ نگاہ پیش کرنے کا موقع دیا جائے۔ اور اس کے بعد عام بحث کا آغاز ہو۔ کانفرنس اب تک مشرق بعید کے مسائل میں ہی مصروف رہی ہے۔ آج دن میں بھی دو گھنٹے تک اجلاس ہوا جس میں مشرق بعید کے مسائل پر ہی گفتگو ہوتی رہی۔

پختونستان جرگہ کے خلاف پاکستان کا احتجاج

کراچی ۹ جنوری۔ حکومت پاکستان نے ہندوستان کی حکومت سے احتجاج کیا ہے کہ اس نے اپنے ملک میں نام نہاد آل انڈیا پختونستان جرگہ کرنے کی اجازت کیوں دی ہے۔ احتجاج میں کہا گیا ہے کہ حکومت ہند نے اس کی اجازت دے کر اپنے آپ کو اچھا ہمسایہ ہی ثابت نہیں کیا ہے بلکہ اس نے لیاقت نہرو معاہدے کی خلاف ورزی بھی کی ہے۔

کراچی ۹ جنوری۔ اقوام متحدہ کا وہ ہوائی جہاز جو کوریا میں لڑنے والے ترک بریگیڈ کے اُن بائیس فوجیوں کو ترکی لے جا رہا ہے۔ جو دوران جنگ میں شدید طور پر زخمی ہوئے ہیں۔ آج صبح کراچی سے انقرہ روانہ ہو گیا۔

خان عبد القیوم خان پنجاب کے دورہ پر

لاہور ۹ جنوری۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبد القیوم خاں نے مسلم لیگ کی انتخابی مہم کے سلسلے میں پنجاب کا دورہ شروع کر دیا ہے۔ سرحد کے وزیر تعلیم میاں جعفر شاہ پاکستان مسلم لیگ کے سکرٹری مسٹر یوسف خٹک اور پنجاب مسلم لیگ کے صدر صوفی عبد الحمید ان کے ہمراہ ہیں۔

عرب لیگ ہیڈ کوارٹر کا معائنہ

قاہرہ ۹ جنوری۔ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ٹرگولی نے عزام پاشا کی دعوت پر قاہرہ میں عرب لیگ کے ہیڈ کوارٹر کا معائنہ کرنا منظور کر لیا ہے وہ ۲۰ فروری سے آواخر مارچ تک کے درمیانی عرصہ میں قاہرہ آئیں گے۔

بیس ہزار قبائلیوں کی طرف سے پاکستان کے ساتھ وفاداری کا اعلان

پشاور ۹ جنوری۔ بالائی قبائلی علاقے کے بیس ہزار اتمان خیل اور کوری خیل مہمندوں نے پاکستان کے ساتھ وفاداری کا عہد کیا ہے۔ ان کے دو سو سے زاید ملکوں نے آج گورنر سرحد کے سامنے اپنی وفاداری کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہم شروع سے ہی اپنے علاقے کو پاکستان کا ایک حصہ سمجھتے ہیں اور پاکستان کے دشمنوں کو اپنا دشمن۔ کشمیر میں آزادانہ و غیر جانبدارانہ رائے شماری میں تاخیر پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہم اپنے کشمیری بھائیوں کو حق آزادی دلوانے کی خاطر ہر قربانی کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ ہمیں بھی وفادار قبیلوں میں شامل کیا جائے۔ اور ان جیسی ہی مراعات ہمیں بھی دی جائیں۔

وسطی مورچے توڑنے کی پُر زور کوشش

ٹوکیو ۹ جنوری۔ کوریا میں کمیونسٹ فوجیں اقوام متحدہ کی دفاعی صف کے وسطی حصہ کو توڑ کر آگے بڑھنے کی پوری کوشش کر رہی ہیں۔ تاکہ جنرل میکارتھر کی پسپا ہونے والی فوجوں کو نرغہ میں لیا جا سکے۔ وان جو اور اوسان پر کمیونسٹوں کے قابض ہو جانے کے بعد سے جنرل میکارتھر کی فوجیں قریباً ۴۰ میل اور پیچھے ہٹ چکی ہیں۔

کراچی ۹ جنوری۔ پاکستانی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل سر ڈگلس گریسی اور نامزد کمانڈر انچیف لفٹیننٹ جنرل محمد ایوب خان آج صبح کراچی پہنچ گئے۔

نئی دہلی ۹ جنوری۔ حکومت ہندوستان نے سیمنٹ پر سے کنٹرول ہٹانے کا فیصلہ کیا ہے۔

مسلم عوام کی عالمگیر انجمن کا قیام

کراچی ۹ جنوری۔ چودھری خلیق الزمان نے اعلان کیا ہے کہ جن اسلامی ملکوں نے مسلم عوام کی ایک عالمگیر انجمن بنانے کی تجویز سے اتفاق کیا ہے ان کا پہلا نمائندہ اجلاس ۲۲ مارچ کو قاہرہ میں منعقد ہوگا۔ اسمیں اس مکمل اجلاس کی تفصیلات طے کی جائیں گی جو اس سال کے آخر میں شام میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔

”اگر دولتِ مشترکہ کے ممبر ممالک باہمی تنازعات کو طے کرانے کے لئے تیار نہیں ہے تو پھر ایک فعال جماعت کی حیثیت سے اس کا باقی رہنا مشکل ہے“ (لیاقت)

لندن ۹ جنوری۔ کل رات لندن کے کینیڈین کلب میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان نے اعلان کیا۔ کہ اگر دولتِ مشترکہ ممبر ممالک کے باہمی تنازعات کو طے کرانے کے لئے تیار نہیں ہے تو پھر دنیا میں تحفظِ امن کا کام کرنے والے ادارے کی حیثیت سے اس کا قائم رہنا مشکل ہے اگر دو ممبر ممالک میں کسی بات پر جھگڑا ہو جائے تو ہر ممبر کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ اس جھگڑے کو خاطر خواہ طریق سے حل کرنے میں اپنی پوری کوشش کرے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو پھر میں صاف بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ بڑا ادارہ جو دنیا میں امن قائم کرنے کے سلسلے میں نہایت اہم خدمات سرانجام دینے کی صلاحیت رکھتا ہے باقی نہ رہ سکے گا۔ جو لوگ آزادی کے خواہاں ہیں اور جو دوسروں پر اپنے نظریات ٹھونسنا نہیں چاہتے اور نہ ہی یہ چاہتے ہیں کہ دوسرے ان پر زبردستی اپنے نظریات ٹھونسنے کی کوشش کریں۔ ان کے درمیان مکمل مفاہمت اور تعاون واتحاد نہایت ضروری ہے۔ چاہیئے کہ دولت مشترکہ اپنے آپ کو زیادہ عملی ادارہ بنانے کی خاطر موجودہ نظریات میں تبدیلی کرے بالخصوص آج دنیا کی جو حالت ہے اس کے پیش نظر اس تبدیلی کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر لیاقت علی خان نے کہا۔ مشرق کے لوگ سمجھتے ہیں کہ مغرب کے لوگ ان کے معاملات میں حقیقی دلچسپی نہیں رکھتے۔ قوم پرستی اور پست معیار زندگی ان کے دو بڑے مسئلے ہیں۔ پست اقوام کو غربت میں چھوڑ کر بڑی قومیں یہ امید نہیں رکھ سکتیں۔ کہ دنیا میں امن قائم ہو جائے گا۔ اس حال میں کہ ترقی کا امکان نہ ہو۔ بعض قومیں افلاس میں مبتلا رہیں تو پھر ان کے نزدیک یہ چیز کوئی اہمیت نہیں رکھتی کہ دنیا میں امن ہے یا نہیں۔ آخر میں مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا۔ میں صرف یہی امید کر سکتا ہوں کہ ایسی نوبت نہ آنے پائے گی۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل لاہور

۱۰ جنوری ۱۹۵۱ء

حضرت مسیح علیہ السلام کے مقدمہ کا فیصلہ

"الفضل" کے قارئین کرام کو شائد یاد ہوگا کہ جب مغربی اقوام نے اپنی اغراض کے ماتحت اسرائیلی حکومت کی بناء ڈالی اور یہودیوں کو فلسطین کا ایک علیحدہ علاقہ تقسیم کر دیا تو بعض پادریوں نے اور شائد خود پوپ نے بھی اسرائیل سے مطالبہ کیا کہ وہ از سر نو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے مقدمہ کا فیصلہ کریں۔ اور یہاں تک درخواست کی کہ آپ کو اس جرم سے بری قرار دیا جائے۔ جس کی بناء پر آپ کو صلیب کی سزا دی گئی تھی۔

ظاہر ہے کہ یہ مطالبہ نہائت عجیب ہے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے جو دعاوی تھے کہ آپ ہی وہ مسیحا ہیں جس کی خبر تورات میں دی گئی ہے۔ اور جن کی آمد کا یہودی انتظار کر رہے تھے۔ یہودیوں کے نزدیک یہی آپ کا جرم تھا۔ اگر یہودی اب حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حق میں فیصلہ دے دیں تو اس کے تو صاف معنے یہ ہوں گے۔ کہ وہ آپ کو آنے والا مسیحا مان لیں۔ اور آپ کے دعاوی میں سچا تسلیم کر لیں۔ جس کا براہ راست نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ یہودی نہ رہیں گے بلکہ عیسائی ہو جائیں گے۔ اس لحاظ سے یہ مطالبہ نہائت ہی طفلانہ مطالبہ ہے۔ وہ مذہبی اعتقادات ایسے طریقوں سے کس طرح بدلوائے جا سکتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ خود اس وقت کی ایک غیر جانبدارانہ عدالت نے تو واقعی مسیح علیہ السلام کو بری کر دیا تھا قیصر کے فلسطین گورنر پیلاطوس نے سب کے سامنے کھلی عدالت میں پانی سے اپنے ہاتھ دھو کر خون ناحق سے بریت کا اعلان کر دیا تھا۔ اگرچہ پیلاطوس نے آپ کو یہودیوں کے رحم پر چھوڑنے میں پرلے درجہ کی کمزوری دکھائی تھی۔ لیکن اگر متداول اناجیل کا غور سے مطالعہ کیا جائے۔ جو اگرچہ محرف ہیں۔ مگر ان سے بہتر شہادت اس واقعہ کی ملنا بھی ممکن نہیں تو معلوم ہوگا کہ گو پیلاطوس یہودی مولویوں کی دھمکیوں سے ڈر گیا تھا۔ اور ایک ایسے مقدس کو جس کی بے گناہی اس پر واضح ہو چکی تھی ان کے حوالہ کر دیا تھا۔ مگر وہ بالکل خاموش نہیں بیٹھا رہا تھا۔ جس تعجیل میں حضرت مسیحؑ کو صلیب پر چڑھایا گیا۔ اور جس تعجیل سے آپ کو اتار لیا گیا۔ اور پھر جس طرح آپ کے بظاہر مردہ جسم کو آپ کے ہی ایک بارسوخ شاگرد یوسف کے حوالہ کیا گیا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ پیلاطوس ظالم یہودی مولویوں سے آپ کی جان بچانے کی تدابیر میں عملاً حصہ لیتا رہا یا کم سے کم اغماض کرتا رہا۔

پیلاطوس پر اگر کوئی الزام آتا ہے تو وہ یہی ہے کہ اس نے فلسطین میں قیصر کا سب سے بڑا نمائندہ ہوتے ہوئے جس کے ہاتھ میں پوری پوری طاقت موجود تھی۔ اور اگر وہ چاہتا تو اسکو استعمال کر سکتا تھا۔ کیوں وہ یہودیوں کے خونی ارادوں کے سامنے جھک گیا۔ اور کیوں ایک بے گناہ کو اس نے ان ظالموں کے حوالے کر دیا کہ وہ اسکو صلیب پر چڑھا دیں۔ بے شک وہ اس وقت بھی رضامند نہ تھا اور حوالہ کرنے کے بعد بھی بڑا پشیمان تھا۔ اگر اس میں یہ کمزوری نہ ہوتی تو مسیح علیہ السلام کا بال بھی بیکا نہ ہوتا وہ تو اپنے فیصلہ کے مطابق ان کو بری قرار دے ہی چکا تھا۔

سو جہاں تک ایک غیر جانبدار ملکی عدالت کے فیصلہ کا تعلق ہے اس میں تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام بری قرار دیئے گئے تھے۔ لیکن اس کے باوجود یہودیوں نے آپ کو قابل مواخذہ ٹھہرایا۔ اور اب تک آپ کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ پیلاطوس ایک غیر مذہب کا حاکم تھا اسکو یہودیوں کے دینی ہیجان سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اس نے جو فیصلہ کیا تھا۔ وہ ملکی انتظام کے پیش نظر کیا تھا جو رومی قانون اس وقت رائج تھا۔ اس کے رو سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا کوئی جرم نہیں تھا۔ اگرچہ یہودیوں نے اس کے خلاف رومیوں کو بھڑکانے کے لئے بھی کوشش کی تھی۔ اور آپ کو حکومت کا باغی ثابت کرنے کے لئے خراج کی ادائیگی کا سوال حکومت کے ایجنٹوں کے سامنے پوچھا تھا مگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے جو جواب دیا تھا کہ "جو قیصر کا ہے قیصر کو دو اور جو خدا کا ہے خدا کو ادا کرو"۔ پیلاطوس کے نزدیک آپ کا حکومت کے خلاف بغاوت کے الزام سے بری ہونے کا کافی ثبوت تھا۔ لیکن یہودیوں کے نزدیک وہ اس وقت بھی مجرم تھے۔ اور آج بھی ویسے ہی مجرم ہیں۔

اس لئے یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ آج یہودی یہودی رہتے ہوئے آپ کو بری قرار دے دیں۔ یہودیوں کو اگر آپ کے حقیقی مقام کی بصیرت حاصل ہو جائے۔ تو وہ یہودی کس طرح رہ سکتے ہیں اور جب تک ان کو آپ کے مقام کی حقیقی بصیرت حاصل نہ ہو۔ وہ آپ کو بری کس طرح قرار دے سکتے ہیں۔ یہاں ایک غیر جانبدار حکومت کے ملکی قانون کا سوال نہیں ہے۔ بلکہ دینی اعتقادات کا سوال ہے۔ اعتقادات کا فیصلہ تو ایک غیر جانبدار دینی عدالت ہی کر سکتی ہے۔

یہودیوں نے اگرچہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو سزا دلانے کے لئے آپ کو رومی حکام کے سامنے حکومت وقت کا باغی بھی ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ ایسا مسیحا چاہتے تھے کہ جو واقعی رومی حکومت کے صرف جوئے ہی سے ان کو نجات نہ دلائے بلکہ حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کے عہد کی طرح یہودیوں کو برسر اقتدار لے آئے۔ چونکہ مسیح علیہ السلام ان کے معیار پر پورے نہیں اترتے تھے۔ اس لئے وہ آپ کو جھوٹا سمجھتے تھے۔ اور آپ پر ہر طرح کے الزام لگا کر آپ کو مٹا دینا چاہتے تھے۔ خاصکر اس لئے بھی کہ آپ ان کی بداعمالیوں پر ان کو لعن طعن کرتے تھے۔ اور یہودی مذہبی پیشوا آپ کی ذات کو اپنے مختلف مفاد کے خلاف سمجھتے تھے۔ الغرض یہودی کہتے تھے کہ اگر وہ خدا کی طرف سے ان کے پاس بھیجا جاتا۔ تو وہ ان کو ان کی رفتہ عظمت واپس دلاتا نہ کہ فقیروں کی طرح خود مارا مارا پھرتا۔ اس لئے وہ آپ کے سخت دشمن ہو گئے تھے۔ آپ پر اتہام باندھنے اور آپ کو ہر طرح نعوذ باللہ ذلیل کرنے کی کوشش کرتے۔ تا آنکہ انہوں نے پیلاطوس کو ڈرا دھمکا کر آپ کو صلیب پر چڑھانے کا مدعا حاصل کر لیا۔

دیگر نجس الزامات کے ساتھ وہ نعوذ باللہ آپ کی والدہ کی عصمت پر بھی حملہ کرتے تھے اور جب صلیب کا واقعہ ہوا تو ان کو یہ الزام لگانے کا بھی موقعہ ہاتھ آیا۔ کہ چونکہ آپ کی وفات صلیب پر ہوئی ہے۔ اس لئے از روئے تورات آپ لعنتی موت مرے ہیں۔ اس لئے آپ کی حیات و ممات دونوں کی رو سے آپ نہ صرف جھوٹے ہی تھے بلکہ اللہ تعالےٰ نے اس دنیا میں بھی آپ کو لعنتی موت سے ہلاک کر کے سزا دے دی ہے۔

دوسری طرف آپ کے چند رازدار شاگردوں کو معلوم تھا کہ آپ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ اور چونکہ وہ یہودیوں کی درندگی سے خوفزدہ تھے کہ اگر ان کو حقیقت حال کا پتہ لگ گیا۔ تو وہ ان کو نہیں چھوڑیں گے۔ اس لئے انہوں نے آپ کی زندگی کے معاملہ پر جہاں تک ہو سکا اخفاء کا پردہ ڈالا یہاں تک کہ آپ کے عام معتقدوں کو بھی اس کا پتہ نہ لگنے دیا۔ حالات ایسے تھے کہ اگر ذرا بھی بات نکل جاتی۔ تو معاملہ خراب ہو جاتا۔ اس اخفاء نے جہاں آپ کی جان بچائی۔ اس کا ایک بڑا نقصان تو یہ ہوا کہ یہودیوں نے یقین کر لیا کہ آپ صلیب پر جان بحق ہو گئے ہیں۔ اور دوسرا نقصان یہ ہوا کہ انہوں نے سوائے چند خاموش شاگردوں کے بعض ایسی باتیں خوش اعتقادی سے ایجاد کر لیں۔ جو بڑھتے بڑھتے یہاں تک بڑھیں کہ آخر آپ کو خود خدا یا خدا کا بیٹا بنانے پر منتج ہوئیں۔

اس طرح ایک طرف تو یہودی ہیں جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو نعوذ باللہ جائز پیدا شدہ بھی نہیں مانتے۔ اور اس شبہ میں کہ آپ صلیب پر جاں بحق ہو گئے تھے آپ کو لعنتی موت سے مرنے والا خیال کرتے ہیں۔ دوسری طرف عیسائی ہیں۔ جو آپ کی وفات کو کوئی معجزانہ ہی خیال نہیں کرتے تھے۔ بلکہ انہوں نے یہ اعتقاد بنا لیا تھا کہ آپ خدا کے بیٹے ہیں۔ جس نے صلیب کی موت کی تکلیف اس لئے اٹھائی کہ دنیا کے گناہوں کا کفارہ ہوں۔

اس لئے ضرور تھا کہ آپ کے متعلق ایک صحیح فیصلہ کیا جائے۔ ایسا فیصلہ کون کر سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسا فیصلہ نہ تو یہودی ہی کر سکتے ہیں۔ اور نہ عیسائی کر سکتے ہیں۔ اگر صرف یہودی از سر نو بھی فیصلہ کریں۔ تو وہ اپنے اعتقادات کے خلاف کس طرح کر سکتے ہیں۔ اور صرف عیسائی کریں تو وہ بھی اپنے اعتقادات کے خلاف نہیں کر سکتے اور نہ دونوں کے نمائندے ملکر کر سکتے ہیں۔ اتنی وسیع خلیج کو پُر کرنا اور کسی ایک بات پر متفق ہونا ناممکن ہے۔

ایسا فیصلہ تو خدا تعالےٰ ہی کر سکتا تھا اور حقیقت یہ ہے کہ اس نے فیصلہ کیا۔ ایسا فیصلہ کیا کہ قیامت تک اس کا سا صحیح اور غیر جانبدار فیصلہ پیش نہیں کیا جا سکتا۔ وہ فیصلہ قیامت تک محفوظ کر دیا گیا ہے۔ اس کا ایک حرف کیا ایک شوشہ بھی قیامت تک تبدیل نہیں ہو سکتا۔ وہ فیصلہ قرآن کریم میں کیا گیا ہے۔ کاش یہ پادری جو یہودیوں سے از سر نو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے مقدمہ کا فیصلہ کروانا چاہتے ہیں۔ یہ جان لیں کہ یہ فیصلہ جو وہ کروانا چاہتے ہیں۔ آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے اللہ تعالےٰ نے خود فرما دیا ہوا ہے اور وہ ایک ایسی مسل کے ساتھ شامل ہے جو قیامت تک قائم رہنے والی ہے۔ جس میں قیامت تک ذرہ فرق نہیں آ سکتا۔ مگر یہ فیصلہ بے رو رعائت ہے۔ اس میں کسی کی طرفداری نہیں کی گئی۔ اس لئے جو اس فیصلہ کو سننا چاہے اس کو خالی الذہن ہو کر آنا پڑے گا۔ اس میں نہ یہودیوں کی رعایت کی گئی ہے اور نہ عیسائیوں کی۔

(باقی)

تصحیح: الفضل ۔۔ مورخہ ۔ جنوری ۱۹۵۱ء صدا ۲ میں مقالہ افتتاحیہ "کیا مجدد دعوےٰ نہیں کرتا" میں جو حوالے دیئے گئے ہیں۔ وہ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کی تفہیمات سے نہیں۔ حضرت شیخ احمد سرہندی کا نام غلطی سے لکھا گیا ہے۔ دراصل جناب شیخ ۔۔۔ مرزا ۔۔۔

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ہالینڈ میں تبلیغِ اسلام

تعمیر مسجد کے ابتدائی مراحل۔ ماہوار رسالہ کی اشاعت۔ مختلف مجالس میں تبلیغ اسلام۔ ایک دوست کا قبول اسلام

رپورٹ احمدیہ مشن ہالینڈ بابت ماہ اکتوبر و نومبر ۱۹۵۰ء

از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج ہالینڈ مشن

مسجد ہالینڈ

ہیگ کی مسجد کے لئے زمین کا سودا مورخہ ۲۰ جولائی کو عمل میں آیا تھا۔ مگر تحریک جدید کے نام پر زمین کا انتقال ابھی باقی تھا۔ چنانچہ یہ مرحلہ بفضلہ تعالیٰ مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۰ء کو انجام پذیر ہوا۔ رجسٹریشن آفس کی طرف سے آخری اطلاع جو ملنے والی تھی وہ بھی ایک ہفتہ ہوا مل چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضور اقدس اطال اللہ بقائہٗ اور جماعت کے اس مبارک اقدام کو اپنے بیش بہا افضال سے نوازے اور اس کے ذریعہ بہت سے روحانی پیاسوں کے لئے روحانی پانی مہیا فرمائے۔ آمین

مقامی طور پر جن افسران نے اپنے ہمدردانہ رویہ سے محبت کا ثبوت دیا۔ ان کے شکریہ اور اعزاز کے طور پر ایک دعوت کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ اس موقعہ پر پبلک نوٹری۔ ایڈووکیٹ۔ زمین کے اصل مالک (جو ہیگ کے ایک بہت بڑے لینڈ لارڈ ہیں) کے علاوہ میونسپلٹی کے ایک اعلےٰ افسر بھی شریک تقریب ہوئے۔ جملہ احباب نے نہایت قابلِ قدر رنگ میں اپنے مخلصانہ جذبات کا اظہار فرمایا۔

تعمیر کے سلسلہ میں متعلقہ دفاتر اور آرکیٹکٹ ل سے خط و کتابت شروع ہے۔ نیز حضور اقدس کی تفصیلی ہدایات اور راہنمائی کا اس بارہ میں انتظار ہے۔ اللہ تعالےٰ ان تمام مراحل کو اپنی خاص تائید سے انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

اشاعت

مقامی مشن کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر اسلامی عقائد اور فرائض پر ایک کتاب کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی۔ چنانچہ اس ضمن میں ایک مفید سلسلہ مضامین جو محترم و مکرم جناب درد صاحب ایم اے کی ۱۹۳۸ء کی کوششوں کا نتیجہ ہے دستیاب ہوا۔ یہ سلسلہ مضامین مطبوعہ شکل میں موجود تھا۔ ایک حصہ اس کا عقائد پر مشتمل ہے اور دوسرا فرائض پر۔ اس کی نظر ثانی کرنے کے بعد اشاعت کے لئے اسے پریس میں دیدیا گیا ہے فی الحال اسے دو ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا ہے کتاب اپنے دلکش اندازِ بیان اور امور ضروریہ پر مشتمل ہونے کی وجہ سے نہایت مفید ہے اور انشاءاللہ تعالےٰ تبلیغی امور میں بہت ممد و معاون ثابت ہو گی۔ ... یہ کتاب چھپ کر امید ہے پانچ سات روز میں مشن میں پہنچ جائے گی۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مشن کا ماہوار سائیکلوسٹائل رسالہ باقاعدگی سے شائع ہوا اور کوئی ۳۰۰ زیر تبلیغ افراد کو بھیجا جاتا رہا۔ اس کے علاوہ ہالینڈ مسجد سے متعلقہ ایک ٹریکٹ کی اشاعت دور و نزدیک کی گئی۔

ڈچ ترجمہ قرآن کریم کی اشاعت کے سلسلہ میں ایمسٹرڈم کے ایک پبلشر سے انٹرویو کیا گیا۔ اگر معاملات حسب پسند طے ہو گئے تو ترجمہ قرآن کی اشاعت جلد ہو سکے گی۔ فی الحال دیباچہ قرآن انگریزی رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ترجمہ ڈچ زبان میں کیا جا رہا ہے

تبلیغی اجلاس

عرصہ زیر رپورٹ میں ہیگ میں تین بار تھیاسوفسٹ کی ایسوسی ایشن میں اسلام کے متعلق اظہار خیالات کا موقعہ میسر آیا۔ نیز ایک دفعہ اس سوسائٹی کی درخواست پر ایمسٹرڈم میں مختصر سی تقریر کی۔ اس موقعہ پر کوئی پانچ صد کے قریب افراد ملک کے مختلف حصوں سے موجود تھے۔ نیز لارڈ میئر ایمسٹرڈم نے بھی اس میں شرکت کی۔ جلسہ کے بعد وہاں بہت سے افراد سے تعارف حاصل ہوا۔

مقامی تربیتی اجلاسوں کے علاوہ ایک خاص تبلیغی جلسہ کراؤن ہوٹل میں منعقد ہوا۔ حاضری کوئی چالیس کے قریب تھی۔ خاکسار کے علاوہ ہماری بہن ناصرہ ... اور برادرم انور نے تقاریر کیں۔ تقاریر کے بعد تبادلہ خیالات نے بہت ہی دلچسپ صورت اختیار کر لی۔ تبادلہ خیالات کا محور یہ تھا کہ وہ کون راستہ تھا کہ جسے اختیار کرنے سے تمام مذاہب کو حقیقتاً احترام کی نظر سے دیکھا جا سکتا ہے۔ اس تبادلہ خیالات کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ اسلام کی فوقیت دیگر مذاہب پر ثابت ہو گئی فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

دیگر مجالس میں شرکت

اپنے اجلاس منعقد کرنے کے علاوہ ایک معقول نسبت دیگر اجلاسوں میں شمولیت کی بھی رہی جو مختلف رنگوں میں مفید ثابت ہوئی۔ ان میں خاص طور پر قابلِ ذکر "ورلڈ کانگرس آف فیتھ" ایمسٹرڈم کے اجلاس میں شرکت ہے۔ اس ضمن میں انڈین انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر اور ایک مشہور پبلشر اور مصنف سے ملاقات قابلِ ذکر ہے ان ہر دو اصحاب کو سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا گیا۔ اس کے علاوہ صوفی موومنٹ کے اجلاس نیز کویکرز سوسائٹی کے اجتماعوں میں شرکت کی۔ جہاں اسلام کے متعلق اظہارِ خیالات کے مواقع ملتے رہے۔ ان اجتماعی موقعوں کے علاوہ بہت سے احباب نے علیحدہ طور پر اپنے ہاں مدعو کیا۔ اور بہت سے احباب خود ملنے کے لئے تشریف لائے۔

متفرقات

مذکورہ مصروفیات کے علاوہ ایک دفعہ انڈین ایمبسیڈر کی دعوت پر ان کے ہاں چائے پی اور مختلف امور پر ان سے تذکرہ ہوا۔ ہمارے ایک مسلم دوست جو احمدیت کے قریب ہیں انہوں نے احمدی احباب کو ایک مرتبہ ایک ہوٹل میں پر تکلف دعوت دی۔ اور اس طرح اپنے اخلاص کا اظہار کیا۔ یہی دوست ہیں جنہوں نے اشاعت اسلام کے لئے پچھلے دنوں ۱۰ گلڈر چندہ بھی دیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

پاکستان کی ہاکی ٹیم سپین سے ہاکی ٹورنامنٹ میں شرکت کے بعد جب واپس لوٹی تو دو روز ہالینڈ میں بھی قیام کیا۔ اس موقعہ پر پاکستانی ٹیم کو ایمسٹرڈم اسٹیشن پر استقبال کرنے اور پھر ان کی معیت میں پاکستانی سفارتی ارکان کی ... چائے کے موقعہ پر ملاقات کی مسرت حاصل ہوئی۔ دوسرے دن ایمسٹرڈم میں ... پاکستانی ٹیم نے نہایت کامیابی کے ساتھ میچ کھیلا اور فتح پائی۔ ہاکی میچ میں یہاں اس سے قبل اتنی پبلک کبھی پہلے کم ہی دیکھی گئی تھی۔ دیکھنے والوں کی تعداد ۳۵۰۰۰ ہزار کے قریب تھی۔ اخبارات نے پاکستانی کھیل کو خوب سراہا۔ اور ان کے فن کھیل کو "ہاکی کے مداری" کے لفظ سے تعبیر کیا۔ اسی روز شام کو اسٹیشن پر افراد ٹیم کو مجسم کے لئے الوداع کہا۔ اس موقعہ پر پاکستانی ٹیم کے جملہ افراد کو جب ہیگ میں مسجد کے قیام کی خبر سے آگاہی دی۔ تو سب نے اس خبر پر مسرت اور قابل قدر جذبات کا اظہار کیا۔

خط و کتابت کی مصروفیات بھی حسب معمول شروع ہیں بلکہ بہت امید افزا رنگ میں ترقی پذیر ہیں بہت سے احباب اسلام سے اپنی دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔ نہ صرف افراد بلکہ اداروں کی طرف سے اب اجتماعی توجہ اس طرف منعطف ہو رہی ہے۔ ابھی پچھلے دنوں ... ایک اخبار نے اسلام اور احمدیت کے متعلق اشاعت کی غرض سے ایک مضمون طلب کیا تھا جو تیار کر کے انہیں روانہ کر دیا گیا۔ نیز اس کے علاوہ بہت سے اداروں کی طرف سے امید افزا خطوط ملے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں یہاں ایک مذہبی نمائش کا انتظام تھا۔ اس کے لئے جس شخص کے سپرد اسلام کا حصہ تھا۔ اس نے ہم سے امداد طلب کی جسے حتی المقدور بہم پہنچایا گیا۔ چنانچہ انکی گائیڈ جب شائع ہوئی تو انہوں نے پہلے صفحہ پر تعریفی الفاظ کے ساتھ احمدیہ مسلم مشن ہیگ کا شکریہ ادا کیا۔ اور پھر بڑے احترام کے ساتھ نمائش کے لئے شرکت کی دعوت دی۔

ایک دوست کا قبول اسلام

اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ اس نے اپنے فضل سے ایک نوجوان کو سلسلہ میں داخل ہونے کی توفیق دی ہے۔ آپ کی عمر ابھی ۲۰ سال کی نہیں۔ والدین بھی مخالف ہیں اور حالات بھی ناساز گار۔ مگر ان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے وہ آگے نکل آئے۔ اللہ تعالےٰ انہیں مخلص بنائے اور اپنے فضل سے استقامت عطا فرمائے۔

آخر پر احباب جماعت سے عموماً اور درویشان قادیان سے خصوصاً اس ملک میں تبلیغ اسلام کی کامیابی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنی تائید اور نصرت سے اخلاص کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعائے مغفرت

میری لڑکی ثمرہ نگہت چھ ماہ آنکھوں کی بیماری میں مبتلا رہ کر ۱۷ دسمبر ۱۹۵۰ء کو ہمیں داغِ مفارقت دیکر اپنے حقیقی مولا کریم سے جا ملیں۔ تمام احمدی برادران و لجنات اماءاللہ کی خدمت میں دعائے مغفرت کیلئے درخواست کرتی ہوں۔ مولا کریم اپنے حقیقی قرب سے نوازے اور مجھ عاجزہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

الراقمہ ... صدر لجنہ اماءاللہ لاہور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شدید مخالفت کے باوجود کامیابی

(۲)

تقریر مکرم جناب قاضی محمد اسلم صاحب وائس پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور بر موقعہ جلسہ سالانہ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۰ء

مسلمان چاہتے تھے کہ جسے وہ اسلام سمجھتے ہیں اس کی وکالت کرنے والا کوئی ہو۔ لیکن اسلام کا یہ وکیل اصل اسلام پیش کرتا تھا۔ جس کا مفہوم اس نے خود خدا سے سیکھا تھا۔ اور جو مفہوم مسلمانوں کے دلوں اور دماغوں سے نکل چکا تھا پھر اسلام کا یہ وکیل مسلمانوں کی اخلاقی اور روحانی اصلاح بھی چاہتا تھا اور مسلمان یہ چاہتے تھے کہ بغیر کچھ تبدیلی کئے ان کو دین و دنیا کے انعامات مل جائیں۔

پس جو کام آپ نے شروع کیا وہ زمانے کی رو کے بالکل مخالف تھا۔ دہریہ یہ چاہتے تھے کہ اب خدا کا کوئی نام نہ لے۔ غیر مذاہب والے چاہتے تھے کہ اسلام کا کوئی نام نہ لے۔ اور مسلمان یہ چاہتے تھے کہ انہیں کچھ کرنا نہ پڑے۔ ہاں حکومت اور سلطنت اور دنیا میں غلبہ انہیں مل جائے ایسے حالات میں آپ نے یہ بھی کہہ رکھا تھا کہ خدا نے آپ کو بتایا ہے کہ آپ ہی کامیاب ہونگے۔ اور جب زمانے نے اس بات کی قولی اور عملی شہادت دے دی۔ کہ آپ اپنے دعوے میں کامیاب ہو گئے۔ تو پھر آپ کی صداقت میں کیا شبہ ہو سکتا ہے؟ بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ماننے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو جانا یا معتقدین کا بڑھ جانا یا اور قسم قسم کی ترقیات کا مل جانا کسی کی ماموریت ثابت نہیں کر سکتا۔ ہم بھی کہتے ہیں کہ یہ صحیح ہے۔ ظاہری سامانوں کی ترقی یا جماعت کا بڑھ جانا اس کا منظم ہو جانا یا طاقتور ہو جانا ماموریت کو ثابت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس قسم کی ترقیات دنیاداروں کو اور ہوشیار لوگوں کو بھی حاصل ہو جاتی ہیں۔ لیکن جن ترقیات کا ہم ذکر کرتے ہیں وہ معمولی ترقیات اور محض ترقیات نہیں۔ ان ترقیات کے ساتھ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے قبل از وقت دعوے بھی ہے کہ یہ ترقیات خدا کے نام پر اور خدا کی تائید سے ملیں گی اور اس کے دعوے کے مطابق ہوں گی۔ ان ترقیات کے لئے سامان موجود نہ تھے۔ ان ترقیات کو روکنے کے لئے سارا زمانہ مخالفت اور مقابلے پر تلا ہوا تھا۔ اور اب تک تلا ہوا ہے۔ یہ ترقیات زمانے کے طبعی اور رائج تعصبات اور قوموں کی خواہشوں کے بالکل خلاف ہیں۔ یہی ترقیات ضرور خدا کی خدائی اور اس کے مامور کی ماموریت کا ثبوت ہیں۔

لیکن ایک اور فرق ان ترقیات اور عام دنیاوی اور طبعی ترقیات میں ہے۔ اور وہ یہ کہ یہ ترقیات خالی ترقیات نہیں بلکہ اس مدعا کو پورا کرنے والی ہیں جسے لے کر خدا کا مامور آیا۔ ہمارے مامور کا مدعا یہ نہ تھا کہ وہ مریدوں اور اپنے ذاتی معتقدوں کا ایک حلقہ بنالے جو اس سے محبت کرے اور اس کی عزت کرے۔ ہمارے مامور کا ایک معین مدعا تھا۔ اور اس کا اعلان اول روز سے اس نے کر دیا تھا وہ مدعا کیا تھا؟ وہ یہ تھا کہ ساری دنیا خدا کی طرف متوجہ ہو۔ دین زندہ ہو۔ لوگ صرف دنیا کو ہی حقیقت نہ سمجھیں۔ بلکہ دین کی اہمیت کو بھی سمجھیں اور دینوں میں سے دین اسلام کا جو خدا تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے دوسرے سب ادیان پر غلبہ ہو پھر اسلام کا وہ غلط مفہوم جو عام طور پر مسلمانوں میں رائج ہو گیا ہے۔ اور جسے چھوڑنا وہ قومی شکست سمجھتے ہیں۔ وہ غلط مفہوم دور ہو۔ اور اس کی جگہ وہ صحیح مفہوم رائج ہو۔ جسے آپ نے خدائی تصرفات کے ماتحت سیکھا تھا۔ اور جو قرآن شریف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اصل منشا تھا اور جسے زمانے کے بعد نے مسلمانوں سے اوجھل کر دیا تھا۔ پھر آپ کا مدعا تھا کہ آپ ایک جماعت بنائیں۔ جو استقلال سے دین کو دنیا پر مقدم کرے اور یہی اس زمانے کی بڑی ضرورت تھی۔ پھر آپ کا مدعا تھا کہ ایک ایسی جماعت تیار کریں۔ جو اس زمانہ میں صحابہ کی مانند تقوے اور قربانی کا نمونہ ہو اور جو اس زمانے میں اسلام کی عالمگیر اشاعت کا انتظام کرے۔ اور جس کی نمازوں اور روزوں میں اور جس کے حج اور زکوٰۃ میں حقیقت کا رنگ ہو نہ کہ رسم اور قومی عادت کا۔ خدا کے فضل سے یہ سب کام آپ نے کر دکھائے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے سے زمانے نے مسلمانوں میں اور دوسری مختلف قوموں میں ہمارے اپنے ملک میں اور دوسرے ملکوں میں مذہبی خیالات میں اور دوسرے علوم میں جو انقلاب آیا ہے۔ اور جو دن بدن زیادہ سے زیادہ نمایاں ہو رہا ہے۔ اس پر سرسری نظر ڈالنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زمانہ قدم بقدم اس مدعا اور منشاء کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ جس کے حصول کے لئے اللہ تعالےٰ نے آپ کو مامور کیا تھا۔ مثلاً دنیا خدا کی طرف متوجہ ہو رہی ہے۔ بے شمار ایسے لوگ جو اگر آپ نہ آتے یا آپ کی تعلیم یا آپ کے نشانوں یا آپ کی صحبت یا آپ کے خلفاء کی صحبت سے حصہ نہ لیتے۔ تو یقیناً دہریہ ہوتے۔ ان کو کسی اور جگہ سے دہریت کا رد نہیں ملا۔ مگر آپ کی ذات میں اور آپ کے نشانات میں آپ کے کاموں میں اور آپ کے اخلاقی اور روحانی نمونے میں مل گیا۔ یہ تو ان لوگوں کا ذکر ہے۔ جنہوں نے براہ راست آپ سے فیض پایا لیکن آپ کی آمد اور آپ کی تحریک کا ایک مخفی اثر بھی زمانے میں نظر آتا ہے۔ اور کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ خدائی نصرت کے ماتحت ہوا ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ تمام جدید علوم خدا کے خیال کے مخالف تھے۔ اور مذہبی مناددوں میں بھی کوئی خود اعتمادی نہ تھی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ عقیدہ وجود باری چند دنوں کا مہمان ہے۔ لیکن اب سنتے ہیں کہ جدید علوم بھی اس عقیدے کے مخالف نہیں رہے اور بعض تو اس کے مؤید ہو گئے ہیں۔ اور اگر یہ نہیں تو فلسفی اور سائنسدان پہلے سے زیادہ تعداد میں ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ خدا ہے ہم غلط کہتے تھے کہ نہیں ہے۔ پھر مذہبی مناددوں کے بھی حوصلے بڑھ گئے ہیں۔ پھر پے در پے جنگوں نے بھی انسانوں میں دنیاوی علوم کے متعلق اور بے دینی کے متعلق ایک مایوسی سی پیدا کر دی ہے اور دنیا محسوس کرتی ہے کہ خدا کا خیال صحیح ہے۔

سیاسی انقلاب ایسے آ رہے ہیں کہ ان کے نتیجہ میں دین کی اہمیت بڑھ رہی ہے۔ آپ کی جماعت کو دیکھ کر دوسرے ادیان والے بھی بیدار ہو رہے ہیں۔ اور اب اپنے اپنے دینوں پر زور دینے لگے ہیں۔ بے شک وہ اسلام کے مخالف ہیں لیکن دین پر زور دینا بھی دین کے متعلق ایک سنجیدگی پیدا کرتا ہے۔ اور دین کی اہمیت کو بڑھاتا ہے۔ بے شک شروع میں یہ بیداری اسلام کے مخالف جائے گی۔ لیکن جب تک یہ بیداری پیدا نہ ہوتی اسلام کو بھی اپنی برتری کا موقعہ نہ مل سکتا تھا دوسرے دینوں کی بیداری دراصل اسلام کی کامیابی کا ہی پیشخیمہ ہے۔

ہمارا براعظم مذہب کی بناء پر تقسیم ہو گیا اور باقی دنیا میں بھی مذہبی تقسیم کا شعور بڑھ رہا ہے۔ عیسائی دنیا۔ اسلامی دنیا یہ اصطلاحیں بتاتی ہیں کہ مذہبی شعور ترقی پر ہے۔

اسلام کا دوسرے ادیان پر غلبے کا ثبوت تو جابجا ملتا ہے۔ مدت سے عیسائیوں نے ہندوؤں سے مقابلہ چھوڑ رکھا ہے۔ یہاں تک کہ سکولوں میں ہمارے بچے پڑھتے ہیں۔ ان کا مقابلہ بڑی عمر والے اور بڑا علم رکھنے والے عیسائی استاد نہیں کر سکتے۔ آریہ مذہب پنجاب میں تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ تم میں سے بہتیرے زندہ ہوں گے۔ کہ اس مذہب کا انجام دیکھ لیں گے۔ سو آریہ اپنے مخصوص عقائد کو پہلے ہی دبا رہے تھے۔ لیکن اس تقسیم کے بعد ان کی وہ سیاسی اہمیت بھی نہیں رہی۔ جو پہلے متحد ہندوستان میں تھی۔ ان کی اہمیت پنجاب میں مسلمانوں سے مقابلے کی وجہ سے تھی۔ تقسیم ہند نے اس اہمیت کو ختم کر دیا ہے۔

ہمارے مبلغوں کی آواز اگرچہ نحیف اور کمزور ہے۔ ان کی تحریریں شاید چند نظروں کے سامنے ہی جاتی ہیں۔ ان کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ لیکن حق یہ ہے کہ وہ یورپین مصنف جو پہلے بے باکانہ حملے اسلام پر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر کرتے تھے۔ اب ڈرتے ہیں کہ ان پر گرفت کرنے والے موجود ہیں۔ انہیں کہیں نہ کہیں سے جواب ملیگا۔ اور لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ ان کی تحریروں میں نرمی نہیں تو معذرت ضرور ہے۔ اور کھلے مقابلے سے وہ ضرور ڈرتے ہیں۔ حال ہی میں مجھے اس کا تجربہ ہوا۔ اور وہ یوں کہ لاہور میں یونائیٹڈ نیشنز کے علمی حصے کے ایک نمائندے نے کانفرنس بلوائی۔ اور دعوت دی کہ ایسی تجویزیں پیش کی جائیں۔ جن سے اقوام متحدہ کا علمی اور تعلیمی ادارہ پاکستان کی امداد کر سکے۔ اور تجویزیں ایسی ہوں۔ جن سے امن عامہ کو بھی فائدہ ہو۔ اور دنیا کو علمی فائدہ بھی ہو۔ میں نے اس کانفرنس میں دو تجاویز پیش کیں۔ ایک یہ کہ اقوام متحدہ کی زیر نگرانی پاکستان میں موازنہ مذاہب کے مطالعہ کے لئے یعنی

Comparative Religions کے لئے ایک بہت بڑا ادارہ قائم کیا جائے۔ جس میں دنیا کے باقی علماء کے ہمراہ پاکستانی علماء بھی دنیا کے مذاہب کا مطالعہ۔ مقابلے اور موازنے کی نظر سے کریں۔ اور اپنے مطالعہ کے نتائج وقتاً فوقتاً شائع کرتے رہیں۔ دنیا کے امن کو فائدہ اس طرح ہوگا کہ مختلف قومیں جو ایک دوسرے کے کلچر اور تعلیمات سے ناواقف ہیں۔ اور ناواقفیت کی وجہ سے ایک دوسری کو حقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ ان میں آپس میں بردباری اور ہمدردی پیدا ہو جائے گی۔ اور نفرت بڑی حد تک دور ہو جائے گی اور علوم کو فائدہ اس طرح ہوگا کہ مختلف الخیال مذہبی علماء باہم گفتگو اور مذاکرات سے ایک دوسرے کی اصلاح کرتے رہیں گے۔ اور دادارے

کی طرف سے رپورٹیں یا کتابیں شائع ہوں گی. ان کی ایسی سائینٹیفک حیثیت ہوگی۔ جو دوسری کتابوں کی نہیں ہو سکتی۔

دوسری تجویز میں نے یہ پیش کی. کہ پاکستانیوں کو اپنی مذہبی کتب سے بڑی محبت ہے۔ اور یہ مذہبی کتب تاریخ عالم میں بھی اہمیت رکھتی ہیں. اور اقوام متحدہ کا یہ اصول ہے کہ وہ قوموں کے قدیم لٹریچر کی اشاعت میں مدد دیگی. کیونکہ اس سے بھی امن اور علم دونوں کو فائدہ ہوتا ہے. میں نے کہا کہ اقوام متحدہ کی امداد سے اور اسکی زیر نگرانی پاکستان میں ایک بہت بڑا ادارہ قائم کیا جائے۔ جس میں دنیا کی مختلف زبانوں کے ماہرین جمع ہوں اور وہ پاکستانی علماء کے تعاون سے قرآن شریف اور کتب حدیث کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کریں اور ان تراجم کی اشاعت اقوام متحدہ کے ماتحت ہو -- ان تمام تجاویز کے جواب میں اقوام متحدہ کے نمائندے نے کہا. کہ اگرچہ یہ دونو تجاویز اقوام متحدہ کی اغراض کے مطابق ہیں. اور ان کو فروغ دینے والی ہیں۔ لیکن ہم نے ان کے متعلق یورپین علماء سے بات کرکے معلوم کیا ہے۔ کہ وہ ایسی تجاویز کے سخت مخالف ہیں۔ بلکہ نام لے کر کہا۔ کہ رومن کیتھو لک تو بالکل نہ مانیں گے کہ ہم پاکستان میں موازنہ مذہب کے مطالعہ کا یا قرآن شریف اور حدیث کے تراجم کا انتظام کریں۔ اور رومن کیتھو لکس کا تو اس نمائندے نے نام لیا۔ دوسرے بھی مخالف ہوں گے۔ تبھی تو اقوام متحدہ ایسی تجاویز کے قریب بھی جانے کے لئے تیار نہیں۔ اس کا سوائے اس کے کیا مطلب ہے۔ کہ اب دنیا ڈرتی ہے۔ کہ اسلام کے وکیلوں کو اگر ذرا بھی موقعہ ملا۔ تو وہ اسلام کی علمی و روحانی برتری ثابت کرکے رہیں گے۔ اور دوسرے مذاہب کی کمزوری ظاہر ہو جائے گی۔ اسلام کے غلط مفہوم کی اصلاح کا یہ حال ہے۔ کہ وہی باتیں جن کے کہنے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر علماء نے کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ وہی باتیں مسلمانوں میں آہستہ آہستہ یوں راسخ ہو رہی ہیں. گویا وہ ہمیشہ ہی ان میں تھیں. اب ایسے مسلمان علماء بھی ملتے ہیں. جو کہتے ہیں کہ کب ہم یہ باتیں مانا کرتے تھے۔ حالانکہ ان باتوں کے ماننے کے آثار اب بھی موجود ہیں۔ ایک مشہور اور مقبول کتاب میں جو تجدید اسلام کے موضوع پر بڑی ہی اہم کتاب ہے۔ اس میں یہ لکھا موجود ہے۔ کہ قرآنی تعلیم کے مطابق ہر نبی کی وحی میں شیطان کو دخل ہو جاتا ہے۔ وہی سورہ حج والی آیت القی الشیطان فی امنیتہ سے یہ استدلال کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ خیال تفسیروں سے نقل کیا گیا ہے۔ اور ایک بہت بڑے مصنف نے نقل کیا ہے۔ اسی سے ان مخالفین کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے سے پہلے رائج اور مقبول تھے.

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر بتایا. کہ اگر یہ درست ہے تو پھر کسی وحی کا اعتبار نہیں رہتا. قرآن کی جس آیت سے یہ استدلال کیا جارہا تھا۔ اس کے صحیح معنے آپ نے بتائے اور وہ یہ کہ وحی میں نہیں بلکہ انبیاء کی تجویزوں اور سکیموں میں شیطان دخل اندازی کرتا ہے۔ لیکن خدا اسے کامیاب نہیں ہونے دیتا. اب جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے متاثر ہو چکے ہیں۔ وہ اس کتاب میں اس قسم کی بات پڑھتے ہیں۔ تو تعجب کرتے ہیں۔ کہ ایک بڑے عالم نے ایسی بات کیونکر لکھدی۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مدعا میں بھی کامیاب ہوئے کہ آپ ایک ایسی جماعت بنا گئے۔ جو استقلال سے دین کو دنیا پر مقدم کرے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کی قومی مساعی خالصتہً دین کے لئے ہیں۔ اور انہی مساعی کا نتیجہ ہے. کہ یورپ اور امریکہ اور افریقہ سے دوسری قوموں اور دوسرے مذاہب کے لوگ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور اسکی خدمت کے لئے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور اسلام کی عالمگیر اشاعت کا وہ نظام پختہ ہو رہا ہے۔ جس کی خبر قرآن و حدیث میں مسیح کی آمد ثانی کے ساتھ وابستہ کردی تھی۔ یہ باتیں سوائے ایک سچے مامور کے اور کسی میں جمع نہیں ہو سکتیں. لیکن باوجود اس کے معترض اعتراض کئے جاتے ہیں. گویا ماننے والے مانتے ہی جاتے ہیں۔ معترض اصل میں اپنے کسی خیالی معیار کے مطابق آپ کی صداقت کو پرکھنا چاہتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ خیالی معیاروں کے بغیر وہ آپ کا انکار کربھی کیسے سکتا ہے۔ خیالی معیار تو ہر ایک بنا سکتا ہے۔ لیکن معقول طریق یہ نہیں۔ جب کسی امر پر اختلاف شدید ہو۔ اور سوال اہم ہو۔ اور فریقین جذبات سے متاثر ہوں۔ اور شخصی اور قومی اور روایتی تعصبات کا زور ہو۔ ایک انقلابی تحریک ہو۔ جس کا مقابلہ روایتی خیالات سے کیا جارہا ہو۔ تو بحث کرنے والوں کو سخت احتیاط کرنی چاہیئے۔ جو لوگ قرآن شریف کو مانتے ہیں. ان کو قرآن شریف ہی سے صداقت کے معیار اخذ کرنے چاہئیں۔ اور قرآن شریف میں صاف لکھا ہے. کہ ظالم کامیاب نہیں ہوتے۔ ہاں اپنے رسولوں کی ہم ضرور مدد کرتے ہیں۔ اگر کسی کے نزدیک قرآن شریف سند نہیں. تو بے شک عقلی معیار ہی بنا لئے جائیں۔ لیکن عقلی معیاروں کے مرتب کرنے کا بھی کوئی معقول طریقہ ہونا چاہیئے۔ یہ نہیں کہ جو معیار چاہا. پیش کردیا. عقلی معیار بنانے کا طریق یہ ہے۔ کہ کم از کم تاریخ پر غور کرلیا جائے۔ یہ دیکھا جائے۔ کہ تاریخ میں کون کونسے لوگ ماموروں کا سا مقام حاصل کئے ہوئے ہیں. اور ان کی ماموریت کے لئے تاریخ کیا ثبوت پیش کرتی ہے اور ایسے مامور اپنے زمانے میں کیا ثبوت پیش کیا کرتے تھے۔ اگر معترض سنجیدہ ہے. تو اسے کوئی نہ کوئی مثالیں ایسی ضرور پیش کرنی چاہئیں۔ جنہیں وہ خود مامور سمجھتا ہے۔ اور پھر یہ بھی بتانا چاہیئے. کہ ان کی ماموریت کا ثبوت کیا ہے۔ اور یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ایک مامور کے حالات پر تنقید کرنے سے پہلے یہ معیار مرتب کرلئے جائیں۔ جیسے قانون بنانے والے الگ ہوتے ہیں. اور اس کو apply کرنے والے الگ ہوتے ہیں۔ تاکہ پاسداری کا اعتراض نہ رہے۔

ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ جماعت میں گندے لوگ بھی ہیں۔ یہ درست ہے۔ لیکن سوال جماعت کا ہے۔ کیا جماعت خشیت الٰہی اور توکل پر قائم ہے یا نہیں۔ کیا جماعت کے جماعتی کاموں میں اسلام کی اشاعت کے سوا اور کسی غرض کو مدنظر رکھا جاتا ہے. کیا جماعت اسلامی شعار پر اور اسلامی ارکان پر عامل اور دوسروں کے عمل کروانے پر مصر ہے یا نہیں. کیا جماعت میں اپنے اندرونی مفاسد کی اصلاح کے لئے نظام موجود ہے یا نہیں. اگر یہ ہے. تو پھر یہ وہی جماعت ہے. جس کا خدا نے ہمارے زمانے کے مامور کے ذریعہ وعدہ کیا تھا۔ اور یہ مامور اپنے دعوے میں بالکل سچا ہے۔ اور دنیا کا فرض ہے۔ کہ سنجیدگی سے اس دعوے پر غور کرے۔

مسلمان اور بیت المال

خلافت راشدہ کے عہد سعادت میں جس طرح واجب الاطاعت امام کے وجود اور مرکز کے قیام کو خاص اہمیت دی گئی تھی۔ اسی طرح بیت المال کا قیام بھی خاص اہمیت رکھتا تھا. بیت المال میں جس قدر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے چندہ جات جمع ہوتے تھے۔ ان کا مصرف خلیفۃ الرسول کے ارشاد کی روشنی میں صحیح اور جائز مقامات پر کیا جاتا تھا کسی مسلمان کو اعتراض کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ بیت المال سے ہی اسلامی غزوات پر روپیہ لگتا تھا. اور بیت المال سے غرباء. یتامیٰ اور مساکین وغیرہ کی مدد کی جاتی تھی۔

لیکن بعد کے مسلمانوں میں بیت المال کے وجود کو اڑا دیا گیا. اور اسکی بڑی وجہ مسلمانوں کا انتشار و بدنظمی تھی. لیکن اس زمانہ میں خداتعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جس روحانی سلسلہ کا قیام فرمایا. اس میں خداتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے بیت المال کو از سر نو قائم کرکے مسلمانوں کو یہ عملی سبق دیا ہے. کہ تمہاری ساری ترقیات کا دارومدار جہاں واجب الاطاعت امام اور مرکز سے وابستہ ہونے میں ہے وہاں بیت المال کا وجود بھی تمہاری ترقی کا باعث ہے۔ مگر باوجود انتہائی کوششوں کے دیگر مسلمانوں کے اندر بیت المال کا قیام نہیں ہو سکا۔ درحقیقت یہ بات بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کی ایک عظیم الشان دلیل ہے۔ اور اسی سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس قسم کے امور بجز برگزیدگان الٰہی کے سرانجام نہیں پاتے۔

چنانچہ مولوی سید نورالحسن صاحب نہایت درد سے مسلمانوں کی بدبختی کا اہم سبب بیان کرتے ہوئے یوں گویا ہیں. کہ :-

"ملت اسلامیہ کی موجودہ بدبختی و پستی کے اسباب و وجوہ میں ایک اہم سبب اور ایک بڑی وجہ یہ ہے. کہ ہمارے صدقات کا مصرف قوم و ملت نہیں. کھاتے۔ پیتے موٹے تازے افراد نہیں. قوم نڈھال اور خستہ حال ہے۔ مگر اسے کوئی نہیں پوچھتا. تبلیغی مرکز کا تو خیر سے وجود ہی عنقا ہے. تعلیمی اداروں اور سیاسی جماعتوں کا حال ملاحظہ فرمایئے. سب قوم کی جان کو رو رہے ہیں. بیت المال نہ ہونے کے باعث دم توڑ رہے ہیں. سراپا ایثار چودھری افضل حق مرحوم اگر بیوی کا زیور بیچ کر دفتر کا کرایہ ادا کرتے ہیں. تو حضرت مولانا محمد طیب صاحب کابل کی گلیوں کی خاک چھان کر ملازمین دارالعلوم کو تنخواہیں دیتے ہیں. کوئی نہیں جو مخلص قومی کارکنوں کی حالت زار پر رحم کرے۔ کوئی نہیں جو یتیم قوم بے کس ملت اور غریب اسلام پر ترس کھائے۔"

(دہلی حق کی تنظیم و تعمیر صفحہ ۲۵۲ و ۲۵۳)

ایسی دگرگوں حالت کے ہوتے ہوئے اور پیہم اپنی ناکامیوں کو ملاحظہ کرتے ہوئے پھر سمجھ نہیں آتا کہ مسلمان کیوں خداتعالیٰ کی برگزیدہ جماعت میں داخل ہو کر اپنی روحانی امراض کو دور نہیں کرتے قوم کے لیڈر ہیں کہ قوم کی بدحالی پر شب و روز آٹھ آٹھ آنسو بہا رہے ہیں۔ اور باوجود یہ جان لینے کے کہ بیت المال کے قیام کے بغیر قومی چندوں کا صحیح مصرف نہیں ہو رہا۔ جس پر پھر بھی قوم کے افراد کی غلط رہنمائی کئے جا رہے ہیں۔ کاش! مسلمان آنکھیں کھولیں۔ اور دیکھیں کہ جماعت احمدیہ خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے بیت المال کے فوائد اور برکات سے کس قدر حصہ لے رہی ہے۔

ہر ذی استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار خود خرید کر پڑھے

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ اور الحاج مسٹر الحسن عطاء امیر جماعت احمدیہ کماسی (گولڈ کوسٹ) کے اعزاز میں وکالت التبشیر ربوہ کی طرف سے دعوت چائے

مورخہ ۵/۱/۵۱ کو صبح دس بجے وکالت التبشیر کی طرف سے مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ اور مکرم الحاج الحسن عطاء صاحب امیر جماعت احمدیہ کماسی کے اعزاز میں دعوت چائے دی گئی۔ اس تقریب میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب ناظران سلسلہ وکلاء تحریک جدید۔ بیرونی مبلغین اور غیر ملکی طلبہ نے شرکت فرمائی۔ ناشتہ کے بعد زیر صدارت جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر تعلیم و تربیت اجلاس ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جو مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے کی۔ مکرم محمد حسن صاحب عارف نے وکالت التبشیر کی طرف سے دونوں بھائیوں کی خدمت میں انگریزی میں ایڈریس پیش کیا۔ جواب ایڈریس میں الحاج الحسن عطاء صاحب نے وکالت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا۔ کہ کس طرح کراچی پہنچتے ہی جب وہ وہاں کے احمدی مبلغ سے ملے۔ تو انہوں نے اپنے آپ کو اپنے بھائیوں میں پایا۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ کہ کس طرح انہوں نے احمدیت قبول کی۔ اور لوگوں کی مخالفانہ کوششوں کے باوجود کہ کسی طرح وہ احمدیت سے منحرف ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں استقامت بخشی۔ اور وہ جادۂ حق سے بفضل تعالیٰ کسی طرح منحرف نہ ہوئے۔ جب آپ حج کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ تو آپ کے متعلق مشہور کر دیا گیا۔ کہ آپ احمدیت سے پھر گئے ہیں۔ حتیٰ کہ واپسی پر چند غیر احمدی علماء آپ کے مکان پر آئے تاکہ آپ کو جمعہ کے لئے اپنی مسجد میں لیجائیں۔ لیکن آپ نے ان کو کہہ دیا کہ میں تو احمدیہ مسجد ہی میں نماز پڑھوں گا۔

ایڈریس میں قادیان کا بھی ذکر تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ قادیان میں ہم نہیں لیکن روح قادیان۔ امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تو ہم میں ہی ہیں۔

آپ کے بعد مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے ایڈریس کے جواب میں فرمایا کہ سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مغربی ممالک میں مجھے پانچ سال تک تبلیغ اسلام کی توفیق بخشی۔ اور پھر دوبارہ آپ بھائیوں کے درمیان بیٹھنے کا موقعہ عطا فرمایا۔ دسمبر ۱۹۴۵ء میں قادیان سے روانہ ہوا۔ قریباً ڈیڑھ سال لنڈن میں کام کیا۔ پھر ہالینڈ چلا گیا۔ وہاں ساڑھے تین سال تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ ابتدائی پانچ ماہ میں اکیلا وہاں رہا۔ پھر سوئٹزرلینڈ سے چوہدری عبد اللطیف صاحب بی۔ اے اور مولوی غلام احمد صاحب بشیر آ گئے۔ ہم تینوں نے ایک سال تک اکٹھے کام کیا۔ پھر چوہدری عبد اللطیف صاحب ہیمبرگ چلے گئے۔ اور بشیر صاحب رخصت پر مرکز میں آ گئے۔

ابتدائی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے ذکر فرمایا۔ کہ کس طرح آپ کے جانے پر وہاں کے اخبارات نے لکھا کہ کیا ہلال پھر سمائے ہالینڈ پر طلوع کرے گا۔ اور نیچے اس کا جواب دیتے ہوئے مجھے مشورہ دیا کہ میں واپس چلا جاؤں لیکن اللہ تعالیٰ نے تھوڑے عرصہ میں وہاں جماعت دیدی۔ اور اب مسجد کے لئے ایک موزوں پلاٹ بھی خرید لیا گیا ہے۔ کام زیادہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مخلص مقامی احمدی کلرک دیدیا ہے۔ آخر میں آپ نے وہاں کی جماعت کا محبت بھرا السلام علیکم .... جماعت تک پہنچایا۔

اس موقعہ پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے فرمایا۔ آج اس موقعہ پر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو پیشگوئیاں پورے ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ فرمایا تھا۔ کہ دور دور سے لوگ آپ کے پاس آئیں گے اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے الحاج مسٹر الحسن عطاء یہاں موجود ہیں۔ دوسرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ اس فریضہ کو پانچ سال تک ادا کر کے حافظ قدرت اللہ صاحب واپس تشریف لائے ہیں۔

اس کے بعد صدر جلسہ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے دوبارہ دعا کے لئے تحریک فرمائی۔ حضرت مفتی محمد صادق ... صاحب نے حاضرین سمیت دعا فرمائی۔ اور گیارہ بجے تقریب ختم ہوئی۔ (وکالت التبشیر)

مستری محمد رمضان صاحب فریم میکر کا پتہ مطلوب ہے

مستری محمد رمضان صاحب فریم میکر قادیان کا موجودہ پتہ بعض ہندوستانی سکھ عرصہ سے دریافت کر رہے ہیں۔ جس دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ یا خود ان کی نظر سے یہ سطر گزریں تو اطلاع دیں

(ملک صلاح الدین دار المسیح قادیان)

درخواست دعا

ملک حمید اللہ صاحب موری دروازہ لاہور کچھ عرصہ سے بعارضہ ٹی۔ بی بیمار ہیں۔ احباب اُن کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ مولا کریم ملک صاحب موصوف کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(خالد سیف اللہ لاہور)

جماعت احمدیہ کی کامیابی

(خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی)

موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی ذلت و ادبار کا بڑا سبب اُن کے اندر کسی واجب الاطاعت امام کا نہ ہونا اور لامرکزیت ہے۔ برعکس اس کے خدا تعالیٰ کے مامور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت میں بفضلہ تعالیٰ وہ سب روحانی امور پائے جاتے ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہو کر قرون اُولیٰ کے مسلمان ہر میدان میں کامیاب و کامران ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ تاریخ اسلام کے اوراق مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ خلافت راشدہ کے عہد مقدس میں واجب الاطاعت امام یعنی خلیفۃ الرسول کے پاک وجود کو مسلمان آیۂ رحمت تصور کرتے تھے۔ اسی طرح مرکز سے وابستگی ان کے ایمان کا ایک خاص جزو سمجھا جاتا تھا۔ جب تک مسلمان ان چیزوں سے وابستہ رہے۔ خدا تعالیٰ کی عون و نصرت ان کے ہمیشہ شامل حال رہی۔

لیکن جب سے ان کی بد اعمالی کے باعث ان کے اندر سے یہ مقدس چیزیں مٹنا شروع ہوئیں۔ اسی وقت سے مسلمان پستی کے عمیق گڑھے میں گرنے شروع ہو گئے۔ آج حالت یہ ہے۔ کہ روحانی اعتبار سے مسلمان دیگر قوموں کی طرح نہایت ہی گھاٹے میں جا رہے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے چاہا۔ کہ از سر نو مسلمانوں میں زندگی کی روح پھونکی جائے۔ اور انہیں اسی صراط مستقیم پر قائم کر دیا جائے۔ جس پر وہ کبھی قائم تھے۔ سو اس نے محض اپنے فضل و کرم سے اپنے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی بنیادیں اس کفر و الحاد کے دور میں استوار کرنی شروع کیں۔ اور اپنے برگزیدہ مسیح موعود کے ذریعہ مسلمانوں کو یہ مژدہ سنایا۔ کہ اگر تم احمدیت کے جھنڈے تلے آ کر اپنی طاقتوں کو اسلام کی ترقی و اشاعت کے لئے صرف کرو۔ تو میں تمہیں انہی روحانی انعامات سے نوازوں گا۔ جن سے ازمنہ ماضیہ کے مسلمانوں کو نوازا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے اسلام کے دور اول کی طرح دور ثانیہ میں بھی اپنی برگزیدہ جماعت کے اندر جہاں ایک واجب الاطاعت امام کو قائم فرمایا۔ جس کی اقتداء میں جماعت احمدیہ تبلیغی میدان میں کامیاب و کامران ہو رہی ہے۔ وہاں مرکز کے وجود کو بھی رکھا۔ تا اس کے ساتھ وابستگی اختیار کرنے کے نتیجہ ...... میں خدا تعالیٰ کے مامور مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والے لوگ ان برکات سے متمتع ہوں۔ جن سے سابقہ مسلمان متمتع ہوئے تھے مولوی سید نور الحسن صاحب مہتمم تنظیم اہل سنت والجماعت لکھتے ہیں۔

"مرزائیوں کا عروج و اقبال محض ہمارے تبلیغی مرکز کے نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔ ان کی دست درازی سے افریقہ کے مسلمان محفوظ و مامون ہیں نہ جاوا سماٹرا کے یہ جہاں بھی جاتے ہیں مسلمانوں کو انتشار و بد نظمی میں مبتلا پاتے ہیں۔ کوئی ان کے سامنے نہیں آتا۔ کہیں بھی مسلمان ان کے سامنے آنے کے قابل نہیں یہ لوگ ہر جگہ میدان صاف پا کر ڈنکیں مارتے ہیں"

(اہل حق کی تنظیم و تعمیر صفحہ ۳۰۵)

پھر لکھا ہے۔

"خدا وہ دن دکھلائے کہ حضرت علامہ کفایت اللہ صاحب یا حضرت مولانا حسین احمد مدنی یا حضرت علامہ سید سلیمان صاحب ندوی یا حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری یا اس پایہ کے کسی دوسرے بزرگ کو مرکز تنظیم اہل سنت والجماعت کے دفتر میں بیٹھ کر محمود —— کے مقابلہ میں تمام دنیا میں کام کرتا دیکھیں ہمارے بزرگ ہماری اس تلخ نوائی پر معاف فرمائیں گے۔ کہ قادیان (اب ربوہ ناقل) میں بیٹھ کر "مصلح موعود"۔ ایشیا۔ افریقہ۔ یورپ اور امریکہ اور تمام دنیا پر اپنی روحانی حکومت اور دینی خلافت کا دعویٰ کرتا ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں ہر لحاظ سے اعلیٰ و ارفع (وجہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ ناقل) پوزیشن کے مالک سید عطاء اللہ شاہ صاحب ایک امرتسر کو بھی (اب ملتان کہنا چاہیئے ناقل) پورے طور پر نہیں سنبھال سکتے۔"

(اخبار زمزم ۱۵ جنوری ۱۹۴۵ء بحوالہ اہل حق کی تنظیم و تعمیر صفحہ ۳۱۸)

ان ہر دو حوالوں میں کیسے صاف الفاظ میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان کامیابی اور اپنی ناکامی و نامرادی کا اعتراف کیا گیا ہے۔ علاوہ دیگر علماء کے مولوی سید نور الحسن صاحب کا مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کی نسبت یہ لکھنا کہ

"ہر لحاظ سے اعلیٰ و ارفع پوزیشن کے مالک سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری ایک امرتسر کو بھی پورے طور پر نہیں سنبھال سکتے۔"

کس قدر احمدیت کے دشمن کی کھلی ناکامی کا اعتراف کر کے احمدیت کی عظیم الشان فتح کو تسلیم کیا گیا ہے۔ الحمد للہ

کمیونسٹ بلغاریہ کے مسلمانوں کو ملک چھوڑنے پر مجبور کر رہے ہیں

انقرہ ۹ رجنوری:۔ مصائب و آلام، ظلم و ستم کی ایک طویل داستان ان ترکی النسل مسلم مہاجرین کے زبانوں پر تھی جنہیں بلغاریہ کے اشتراکی حکمرانوں نے ملک بدر ہونے پر مجبور کر دیا۔ یہ مہاجرین گو تباہ حالی اور بیکسی کی حالت میں ترکی پہنچے ہیں۔ لیکن ان کے چہروں پر مسرت کھیل رہی تھی۔ کیونکہ انہوں نے مصیبتوں کی ایک طویل زندگی کے بعد آزادی کی فضا میں سانس لیا۔ اور اپنے آپ کو ایک آزاد فرد تصور کیا۔

استنبول کے کم و بیش تمام اخبارات نے ترک مسلمانوں پر اشتراکیوں کے مظالم اور دہشت انگیزیوں کی تفصیلات شائع کی ہیں۔ استنبول کے ایک ممتاز اخبار نے ایک نوجوان لڑکی کا بیان شائع کیا ہے۔ اس لڑکی نے بتایا کہ ہم اس بات سے بے خبر ہیں۔ کہ آزادی کیا چیز ہوتی ہے۔ صبح، شام ہمیں صرف ... ذہنی اور جسمانی غذا کے لئے سرگرداں رہنا پڑتا۔ ہفتہ میں دو تین بار اشتراکیوں کی طرف سے خاص جلسے منعقد کئے جاتے۔ جن میں شرکت لازمی تھی۔ اور وہاں اشتراکی نظریات ہم پر ٹھونسنے کی کوشش کی جاتی۔ اشتراکی رہنما ترکیہ اور ترک قوم کے خلاف حقارت انگیز کلمات استعمال کرتے اور جھوٹ اور افترا کا ایک طومار باندھا جاتا۔ اور ہمیں مجبور کیا جاتا تاکہ اس پر یقین کر لیں۔ لطف یہ کہ ہمیں اظہار خیال کی اجازت نہیں تھی۔

مذہب اسلام کے خلاف اشتراکیوں کی مہم پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک مہاجر نے کہا کہ بلغاریہ میں مذہب کے خلاف زبردست مہم جاری ہے۔ مسجدوں کو سرکاری گوداموں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ترکوں کے مذہبی پیشواؤں کو لاپتہ کر دیا گیا ہے۔ اشتراکی حکام وقتاً فوقتاً ہم سے یہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ ہمیں اور ہمارے بچوں کو غذا کہاں سے ملتی ہے؟ اگر اس کا جواب سٹالین یا ڈمیٹروف دیا جائے تو اچھا ہے۔ ورنہ اگر کسی نے یہ کہہ دیا کہ خدا رازق ہے تو پھر اس کا راشن بند کر دیا جاتا۔

وطن کو لوٹنے کا ارادہ رکھنے والے ترکوں کو مخالف ترکی پروپیگنڈہ کا زبردست نشانہ بنایا گیا۔ خود ہمیں ترکی پہنچنے کے بعد یہ حقیقت معلوم ہوئی۔ کہ انہوں نے ہمیں کس قدر غلط فہمی میں مبتلا کر دیا۔

اشتراکیوں نے ہم سے ہر چیز چھین لی۔ لیکن تمام مصائب کی تلافی اس طرح ہو گئی۔ کہ ہم اپنے وطن پہنچ گئے۔

ترکی اخبارات کی اطلاع کے مطابق مہاجرین کی امداد کے لئے گورنر استنبول کی صدارت میں ایک کمیٹی بنائی ہے۔ جس نے کپڑے اور ضروری اشیاء جمع کرنے کی ایک زبردست مہم کا آغاز کر دیا ہے۔" (دی۔ بی۔ او۔ سی)

کمیونسٹ چین کو جارحانہ ملک قرار نہیں دیا جا سکتا

کراچی ۸ رجنوری۔ پاکستان کے وزارت خارجہ نے آج امریکہ کی اس تحریک پر اظہار خیال کرنے سے انکار کر دیا کہ اگر کوریا میں چین جنگ بند نہ کرے گا۔ اور جاری رکھے گا تو اسے جارحانہ حملہ آور قرار دیا جائے گا۔ وزارت خارجہ کے ترجمان نے اس امر کی بھی تصدیق یا تردید نہ کی کہ آیا پاکستان بھی ان ۲۰ ممالک میں سے ہے۔ جسے امریکہ نے اس سلسلہ میں خط لکھا ہے۔

رپورٹ کے مطابق امریکہ نے یہ تجویز کیا ہے کہ کمیونسٹ چین کا معاشی بائیکاٹ کیا جائے اور موجودہ چینی حکومت کو تسلیم کرنے کا فیصلہ واپس لے لیا جائے۔ سفارتی حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ لندن میں اس نوٹ پر غور کیا جائے گا۔ اور اس پر مسٹر لیاقت علی خان پاکستان کے رد عمل کا اظہار کریں گے۔ سرکاری حلقوں کے اس بیان کے باوجود توقع ہے۔ کہ پاکستان ان دونوں شرطوں میں سے ایک بھی تسلیم نہیں کرے گا کیونکہ حال ہی میں پاکستان نے کمیونسٹ چین کے ساتھ دوستی کے متعلق ایک معاہدہ کیا تھا۔

نائب صدر جمہوریہ امریکہ کی تقریر

واشنگٹن ۹ رجنوری۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی ۸۲ ویں کانگرس کے افتتاح پر سینٹ کو مخاطب کرتے ہوئے امریکہ کے نائب صدر جمہوریہ مسٹر البن ڈبلیو برکلے نے توقع ظاہر کی کہ امریکہ کی نئی کانگرس امن عالم کے قیام اور بنی نوع انسان کی مسرت و شادمانی کی جدوجہد میں ساری دنیا کے لئے ایک مثال قائم کرے گی۔ مسٹر برکلے نے عوام پر زور دیا کہ وہ سیاسی اختلافات کو قومی جدوجہد میں حارج نہ ہونے دیں۔ اور بے غرضانہ اور پرخلوص خدمت کو اپنا شعار بنائیں تاکہ دنیا میں جمہوریت کی بقا و تحفظ کے لئے امریکہ اپنا شایان شان حصہ لے سکے۔

پاکستان کی امداد کے لئے اقوام متحدہ کا فنی مشن

نیویارک ۹ رجنوری۔ پاکستان کی اقتصادی ترقی کے پنج سالہ پروگرام کو عملی جامہ پہنانے میں حکومت پاکستان کی امداد و مشورے کے لئے اقوام متحدہ کے معتمد عمومی مسٹر ٹریگوے لی نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے مشہور انجینئر اور مصنف مسٹر جین کو نامزد کیا ہے۔ توقع ہے کہ مسٹر جین ۸ رجنوری کو کراچی پہنچ جائیں گے۔ اور اقوام متحدہ کے فنی امداد کے مشن کی صدر کی حیثیت سے حکومت پاکستان کو اقتصادی ترقی کی مختلف سکیموں کو جامہ عمل پہنانے میں مشورہ دینے کے علاوہ اقوام متحدہ کے محکمہ فنی امداد اور دوسرے امدادی اداروں سے مناسب اور ضروری مدد کے حصول میں حکومت پاکستان کی مدد کریں گے۔ کراچی جاتے ہوئے مسٹر جین اقوام متحدہ کے تعلیمی ثقافتی اور سیاسی ادارہ، بین الاقوامی ادارہ عمال، ادارہ صحت اور ادارہ خوراک و زراعت کے حکام سے تبادلہ خیال کریں گے۔ تاکہ پاکستان کی ترقی کے منصوبوں میں ان اداروں کی طرف سے مزید مدد حاصل کرنے کے امکانات کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

مسٹر جین کو جنوبی امریکہ، یورپ (خاص طور پر مغربی جرمنی) اور مشرق بعید کے مختلف ملکوں کے ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کا وسیع تجربہ حاصل ہے۔ آپ حکومت امریکہ کے مشیر برائے تجارت و صنعت کی حیثیت سے بھی کام کر چکے ہیں۔ (دی۔ بی۔ او۔ سی)

صدر ٹرومین مغربی یورپ کے دفاع کا اعلان کریں گے

واشنگٹن ۸ رجنوری۔ صدر ٹرومین جب دارالحکومت میں تقریر کرنے کے لئے جائیں گے۔ تو آپ کی حفاظت کا خاص بندوبست کیا جا رہا ہے۔ خیال ہے کہ صدر ٹرومین کی یہ تقریر دس منٹ تک جاری رہے گی۔ جس میں وہ کمیونسٹوں کے خلاف اپنی جدوجہد کا ذکر کریں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر ٹرومین اپنی تقریر میں اس امر کا واضح اعلان کریں گے کہ امریکہ مغربی یورپ کا دفاع کرے گا اگر اس پر حملہ کیا گیا تو امریکہ اپنی فوجوں اور اسلحہ سے بھی مدد کرے گا۔ آپ اپنی تقریر میں ان تمام اعتراضات کا بھی جواب دیں گے جو ری پبلکن پارٹی کے لیڈروں کی طرف سے آپ کی خارجہ پالیسی پر کئے گئے۔

بعدالت جناب خان عبدالصمد خان صاحب آرڈر نمبر ۳۱۱

بہادر ڈپٹی کسٹوڈین راولپنڈی

بمقدمہ ۹۹۵/۱۹۵۰

یوسف ولد نظام دین سکنہ ترائی کلاں تحصیل و ضلع راولپنڈی ... سائل [illegible]

بنام:۔ روشن سنگھ وغیرہ رفیوجی ہندوستان

درخواست زیر دفعہ ۱۶ آرڈیننس ۵ آف ۱۹۴۹ء

برائے تصدیق بیعنامہ مورخہ ۲۷/۸/۴۶ دو دوکانات ملحقہ واقعہ آبادی ترائی کلاں تحصیل و ضلع راولپنڈی

نوٹس:۔ بنام روشن سنگھ ولد گلاب سنگھ، رام سنگھ ولد ... ہری سنگھ سکنہ ترائی کلاں تحصیل و ضلع راولپنڈی حال ملک بھارت

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں سائل نے نسبت درخواست Confirmation بیعنامہ عدالت ہذا میں گذاری ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا آپکو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر نسبت درخواست سائل مذکور عذر رکھتے ہو تو بتاریخ ۲/۲/۵۱ حاضر عدالت اصالتاً یا وکالتاً ہو کر پیش کریں۔ ورنہ کاروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ ۱۲/۱/۵۱ بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت سے یہ اشتہار جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم ...

مہر عدالت

سعودی عرب میں تیل کمپنیوں کے لئے نئے ضابطے

جدہ ۹ جنوری۔ امریکی تیل کمپنی سے جو گفت و شنید ختم ہوئی ہے اس میں یہ طے پایا ہے کہ سعودی عرب کو مزید ۰۰۰،۰۰۰،۲۰ ڈالر ادا کئے جائیں گے اور سرکاری رائلٹی ۳۰ فیصدی سے بڑھا کر ۵۰ فی صدی کر دی جائے گی۔ ان مذاکرات میں سعودی عرب کی نمائندگی وزارت خزانہ کے وزیر اخراجات نے کی۔ کمپنی کی نمائندگی اس کے قانونی مشیر نے کی جو سابق مصری وزیر تجارت و صنعت رہ چکے ہیں۔

یہاں ایک شاہی حکم جاری کیا گیا ہے۔ جس میں سعودی عرب میں کام کرنے والی تیل کی تمام کمپنیوں کے لئے نئے ضابطے مقرر کئے ہیں۔ اس حکم کی پہلی دفعہ میں کہا گیا ہے کہ سعودی عرب علاقہ میں جو کمپنی تیل کی تلاش کرے یا تیل نکالے اس حکم کے بعد سے ختم ہونے والے مالی سال میں بعض سرکاری رقوم وضع ہونے کے بعد اپنی مجموعی آمدنی پر ۵۰ فیصدی انکم ٹیکس دیا کرے گا۔ (داسٹار)

اسلام کے خلاف متعصبانہ رنگ میں لکھی ہوئی کتابیں دنیا کی اکثر یورپیئنوں کی ذمہ وار ہیں

تاریخ عالم کے ارتقا میں اسلام نے اہم حصہ لیا ہے

پیرس ۹ جنوری یہاں ماہرین کے ایک عالمی اجتماع نے یہ رائے ظاہر کی کہ تاریخ کی کتابوں کے مغربی مصنف اکثر فراموش کر جاتے ہیں .... کہ عالمی تاریخ کے ارتقا میں اسلام اور ایشیا کا حصہ رہا ہے۔ ایک ماہر پروفیسر بیجے رائے لاہبرس نے جو لنڈن یونیورسٹی میں ثقافتی تعلیم کے استاد ہیں کہا کہ یہ متعصبانہ نظر سے لکھی ہوئی کتابیں دنیا کی اکثر پریشانیوں کی ذمہ وار ہیں

یہ ماہرین اس لئے جمع ہوئے تھے کہ سفارشات مرتب کریں تا کہ ان کو تاریخ کی درسی کتابوں کے مصنفوں اور ناشروں کی ہدایت کے لئے اپنے ایک رسالہ میں استعمال کیا جا سکے

دو ایشیائی مندوب ہندوستان کے مسٹر اے آر سیٹھی اور سیام کے مسٹر موبخ جمل نے کہا کہ عام طور پر "عالمی تاریخ" کا مطلب یورپ اور امریکہ کی تاریخ سمجھا جانے لگا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ایشیائی اور افریقی دنیا کو قطعاً نظر انداز کیا جانے لگا ہے۔

ماہرین کی سفارشات میں حسب ذیل نکات شامل ہیں تاریخ کو حقیقی معنوں میں بین الاقوامی بنا لیا جائے مشرق اور افریقہ کو بھی اس میں شامل کر لیا جائے۔ بین الاقوامی مشاہیر کسی خاص قوم کے لئے مخصوص نہ کر دیئے جائیں۔ دوسرے ملکوں کے موجدین مصلح اور فوجی اکابر کو تسلیم کیا جائے اور ان کا احترام کیا جائے۔ تنقید کے لئے مختلف ملکوں کے مورخین کے سامنے کتابیں پیش کی جائیں (داسٹار)

مصر اپنی دفاعی پالیسی پر نظر ثانی کرے گا

لنڈن ۹ جنوری۔ مصری وزیر خارجہ نے مسٹر بیون سے مصری برطانوی تعلقات پر گفتگو کے بعد قاہرہ جانے سے پہلے یہاں بتایا کہ مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کے لئے اوائل فروری میں وہ لنڈن واپس آئیں گے۔ اسی دوران میں توقع ہے کہ غیر رسمی طور پر قاہرہ میں مصری وزارت خارجہ اور برطانوی سفیر کے درمیان جنہوں نے مذاکرات لنڈن میں بھی حصہ لیا ہے۔ گفتگو جاری رہے گی۔

بعض حلقوں میں کہا جا رہا ہے (اگرچہ سرکاری بیان سے اس خیال کی حمایت نہیں ہوتی) کہ غالباً اب مصر اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرے گا خصوصاً جہاں تک اس کا تعلق دفاعی امداد میں تعاون سے ہے اس لئے کہ صورت حالت کی نزاکت بڑھتی جا رہی ہے۔ نیز اس لئے بھی کہ مصر میں یہ یقین کیا جا رہا ہے کہ لنڈن میں دولت مشترکہ کے وزراء کی کانفرنس میں مشرق وسطے کے علاقہ کے دفاع کے اہم موضوع پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔ اسی اثنا میں لیک سکیس کی اطلاعات مظہر ہیں کہ اقوام متحدہ کے حلقوں میں یہ افواہ زوروں سے گشت کر رہی ہے کہ معاہدہ اوقیانوس کے اصول پر مشرق وسطے کے معاہدہ کا ادارہ بنانے کی ایک نئی اسکیم مرتب کی گئی ہے۔ جس میں سب سے پہلے ترکی یونان اور اسرائیل کو شامل کیا جائے گا۔ اگرچہ یہاں سمجھا جا رہا ہے کہ ابھی ترکی اور عرب ممالک کے اس منصوبہ میں شمولیت کے متعلق مذاکرات کیلئے وقت نہیں آیا۔ اس لئے کہ عرب ممالک کی سیاسی فضا غیر مستحکم ہے۔ نیز مغرب سے دفاعی تعاون کا کوئی فارمولا دریافت کرنے میں مصر اب تک ناکام رہا ہے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ بے ضابطہ اور غیر رسمی طور پر الفقرہ عرب دنیا کا ردعمل جاننے کی کوشش کر رہا ہے۔ حال میں لنڈن میں معتبر ذرائع نے بتایا ہے کہ اس اطلاع میں صداقت نہیں ہے کہ مشرق وسطے کی اس نئی جماعت کے قیام کی تجویز میں برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بیون نے نمایاں حصہ لیا ہے۔ (داسٹار)

ڈاکٹر مس ارکنی رکن ادارہ عالمی صحت لاہور میں

لاہور ۹ جنوری معلوم ہوا ہے کہ آج صبح شاہی پاکستان فضائیہ کے ہوائی اڈہ لاہور میں کراچی سے ڈاکٹر مس ارکنی رکن ادارہ عالمی صحت بذریعہ ہوائی جہاز پہنچیں۔ ہوائی مستقر پر ڈاکٹر شاہ دین ادار حفظان صحت و انسداد ادویہ مسز اسلم انسپکٹرس ہیلتھ سکول برائے خواتین نے موصوفہ کا استقبال کیا۔ دائیوں اور ہیلتھ وزیٹروں کے مشترکہ تربیتی مرکز واقع لاہور کی دوبارہ تنظیم کے متعلق ایک جامع سکیم کے سلسلہ میں موصوفہ کی خدمات بروئے کار لائی جائیں گی۔

مس ارکنی دہلی میں سیڈ نٹی آرگنائزیشن کی مدت تک انچارج رہی ہیں۔ اس کے علاوہ آپ ادارہ حفظان صحت کلکتہ میں بھی کام کر چکی ہیں صحت کے تنظیمی کام کی خاطر آپ لاہور میں دو سال تک مقیم رہیں گی۔

ہیلتھ وزیٹروں کی تربیتی سکیم کی ازسر نو تنظیم کے کام کی مالی امداد ادارہ عالمی صحت اور حکومت پاکستان اور حکومت پنجاب کی جانب سے مشترکہ طور پر کی جائے گی۔

(محکمہ تعلقات عامہ پنجاب)

انڈونیشیا کی ریڈیو سروس میں توسیع

جاکرتا ۹ جنوری۔ انڈونیشی حکومت اپنی موجودہ ریڈیو سروس میں توسیع کرنے والی ہے اور ۵۰۰۰ مین اور ۳۰۰۰ بیٹری والے ریڈیو سیٹ درآمد کر رہی ہے جسے زیادہ تر عوامی معلومات اور تعلیم کے لئے استعمال کیا جائیگا۔ اس کا اعلان کرتے ہوئے وزارت تعلیمات کے ریڈیو ڈویژن نے کہا کہ ۱۵۰۰ سیٹ موصول ہو چکے ہیں جن میں ۱۰۰۰ امریکہ سے اور ۵۰۰ ہالینڈ سے آئے ہیں

ریڈیو ری پبلک انڈونیشیا نے جو وہاں کی قومی ریڈیو سروس ہے امریکہ سے ۱/۲ میلوویٹ کے پانچ ٹرانسمٹر کے آرڈر دیئے ہیں اور آئندہ سال ۲۵ اور ۵۰ کیلوویٹ کے مزید طاقتور ٹرانسمٹر منگانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

اس وقت انڈونیشیا ۱۸ ٹرانسمٹر ہیں اور قومی سروس اور قومی بین الاقوامی دونوں ہی قسم کے نشریات کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ایسی جماعتیں مثلاً افواج کیلئے الگ پروگرام نشر کئے جاتے ہیں۔ (داسٹار)

پاکستانی کمانڈر انچیف ۱۵ جنوری کو اپنے عہدے کا چارج لیں گے

راولپنڈی ۹ جنوری جنرل سر ڈگلس گریسی کمانڈر انچیف پاکستان ۱۵ جنوری ۱۹۵۱ء کو اپنے عہدے سے سبکدوش ہو جائیں گے۔ اسی دن لفٹنٹ جنرل محمد ایوب خاں کمانڈر انچیف کی حیثیت سے اپنے عہدے کا چارج سنبھال لیں گے۔ اپنے عہدے کا چارج دینے کے بعد کمانڈر انچیف صوات تشریف لے جائیں گے جہاں وہ والئی صوات کے مہمان ہوں گے۔ ۱۵ جنوری کو لفٹنٹ جنرل محمد ایوب حلف وفاداری اٹھائیں گے اور پاکستانی افواج کے نام پیغام نشر کریں گے

دلندیزی تارکین وطن

سڈنی ۹ جنوری۔ اس سال ہزاروں دلندیزی ہالینڈ سے آسٹریلیا جائیں گے یہ آباد کاروں کو طیاروں کے ذریعہ لے جانے کی سب سے بڑی کوشش ہے۔

یہ آباد کار جو ہالینڈ سے ایک پنج سالہ منصوبہ کے تحت یہاں آ رہے ہیں۔ جہازوں کی کمی کی وجہ سے ہوائی جہازوں سے لائے جا رہے ہیں۔ وزیر آباد کاری مسٹر ہیرلڈ ہولٹ نے کہا کہ اس معاہدہ کے تحت آئندہ سال ۲۵۰۰۰ دلندیزی آباد کار آسٹریلیا میں آ چکے ہوں گے۔ صرف ان ہی آدمیوں کو ہوائی جہاز سے لایا جائے گا جنہیں جہازوں کے ذریعہ لانا ممکن نہ ہو سکے گا۔ (داسٹار)

آسٹریلوی آبادی

سڈنی ۹ جنوری۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ پانچ سال میں آسٹریلیا کی آبادی ۱۰۰۰۰۰۰۰ ہو جائے گی۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۹ء کو آبادی کا اندازہ ۸۰۵۸۸۲ تھا۔ (داسٹار)

ہسپانیہ میں ترک سفارت خانہ

میڈرڈ ۹ جنوری ہسپانیہ اور ترکی کے درمیان ایک معاہدہ کے بعد یہاں ترک لگیشن کو سفارت خانہ کا درجہ دیدیا گیا ہے۔ یہ معاہدہ دونوں طرف نافذ ہوتا ہے اور انقرہ میں ہسپانوی لگیشن کو بھی سفارت خانہ بنا دیا جانے والا ہے

انقرہ میں ہسپانوی وزیر مختار مسٹر الفونسو گگن حسب دستور ہیں متعین رہیں گے۔ انہیں اب سفیر بنا دیا گیا ہے۔ (داسٹار)